رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

167

یوم:۔ یکشنبہ ★ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ★ ۲۱ نبوت ۱۳۳۳ ہش ★ ۲۱ نومبر ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۲۰۶

تخفیف اسلحہ کے مسئلہ کے حل کی کوئی اور راہ نکالی جائے

تخفیف اسلحہ کمیشن کی پانچ طاقتوں کو ہدایت

نیو یارک ۲۰ نومبر۔ اقوام متحدہ کے تخفیف اسلحہ کمیشن نے برطانیہ۔ فرانس کینیڈا۔ امریکہ اور روس سے کہا ہے کہ ہتھیار بندی کی روک تھام کرنے کے مسئلہ کے حل کی کوئی اور راہ نکالی جائے۔ ادھر روس اور مغربی طاقتیں ایٹم کے پرامن استعمال کے لئے ایک بین الاقوامی ادارہ قائم کرنے کے متعلق ایک ایسی قرارداد تیار کرنے میں مصروف ہیں جو دونوں فریقوں کو قابل قبول ہو۔ کل رات امریکہ نے ہندوستان کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ ایٹم کے بین الاقوامی ادارہ کے دائرہ کو وسیع کر دیا جائے۔ سیاسی کمیٹی میں امریکہ کے مندوب نے کہا کہ ہندوستان کی تجویز سے نہ صرف اس منصوبہ کو نقصان پہنچے گا۔ بلکہ شاید اس منصوبہ کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔ ہندوستانی تجویز کا مدعا یہ تھا کہ اقوام متحدہ کے تمام ممبر ملک اگر چاہیں تو وہ مجوزہ ادارہ میں برابر کی نمائندگی حاصل کر سکیں۔

ہندوستان بھر میں مسلمانوں کی متروکہ املاک جلد از جلد فروخت کرنیکی مہم

فروخت سے جو آمدنی ہوگی وہ تارکین وطن کو بطور معاوضہ دی جائیگی

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ ہندوستان نے سارے ملک میں مسلمانوں کی متروکہ املاک کو جلد از جلد فروخت کرنے کا انتظام کیا ہے۔ نئی دہلی ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں چار یونٹ قائم کئے جائیں گے۔ مشرقی پنجاب۔ یو پی۔ بمبئی اور مدھیہ پردیش۔ ابتدائی مرحلہ مشرقی پنجاب کے صنعتی اداروں اور پیپسو اور راجستھان کی شہری املاک کی فروخت سے شروع ہوگا۔ اس کے بعد مشرقی پنجاب کی سولہ ہزار ایکڑ زرعی زمین اور ہندوستان کے کئی صوبوں میں مسلمانوں کی شہری املاک بھی فروخت کی جائے گی۔

حکومت متروکہ املاک پہلے اپنے قبضے میں لے گی۔ اس کے بعد ان کی فروخت کے لئے تجربہ کار ایجنٹ مقرر کرے گی۔ فروخت سے جو آمدنی ہوگی وہ اس مد میں جمع کی جائے گی جو تارکین وطن کو معاوضہ دینے کے لئے کھولی گئی ہے۔

برطانیہ جانیوالے متوجہ ہوں

لاہور ۲۰ نومبر۔ عام طور پر برطانیہ جانے والے پرائیویٹ اشخاص خط و کتابت کے سلسلہ میں ہائی کمشنر پاکستان مقیم برطانیہ کے دفتر واقع ۳۵ لوڈس سکوئر لنڈن ایس ڈبلیو ۷ کی وساطت سے اپنی ڈاک منگواتے ہیں۔ چنانچہ ایسی کئی شکایتیں دیکھنے میں آئی ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ بعض اشخاص نہ تو ہائی کمشنر صاحب کے دفتر سے ڈاک لے جاتے ہیں اور نہ ہی وہ اس دفتر کو برطانیہ میں اپنے پتہ سے مطلع کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دفتر میں ان اشخاص کی بھاری مقدار میں ڈاک بلا تقسیم پڑی رہتی ہے۔ اس لئے برطانیہ جانے والے اشخاص سے التماس ہے کہ وہ برطانیہ پہونچنے پر ہائی کمشنر پاکستان کے دفتر کو اپنی آمد سے مطلع کر دیں۔ اور ساتھ ہی ان کے نام پر مذکورہ دفتر میں موصول ہونے والی ڈاک کی تقسیم کے بارے میں بھی وضاحت کر دیں۔

فرانس الجزائر میں معاہدہ اوقیانوس کے ادارے کی فوجوں کو استعمال کریگا

پیرس ۲۰ نومبر۔ فرانس کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو فرانس کی ان فوجوں کو جو معاہدہ شمالی بحر اوقیانوس کے ادارہ کی نگرانی میں ہیں۔ الجزائر کے قوم پرستوں کو کچلنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات پیرس کے ایک اخبار کے نامہ نگار سے کہی جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا ہند چینی سے فارغ ہونے والی فوج کو الجزائر بھیجا جائے گا۔ تو انہوں نے کہا کہ اس فوج کے خاص خاص شعبوں کے لوگ افریقہ روانہ ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم فوج کے ہلکے سفری دستے بنانے پر بھی غور کر رہے ہیں تاکہ انہیں الجزائر میں کام میں لایا جا سکے۔

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس

لاہور ۲۰ نومبر۔ آج صبح اسمبلی چیمبر میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ان بلوں . . . پر غور و خوض کیا گیا۔ جو مجلس قانون ساز کے خزاں کے اجلاس میں زیر بحث آئیں گے۔ اسمبلی کا اجلاس پیر سے شروع ہو رہا ہے۔ اسمبلی پارٹی کا اگلا اجلاس منگل کو ہوگا۔

الجزائر کے قوم پرستوں سے فرانس اور تونس کی اپیل

پیرس ۲۰ نومبر۔ فرانس اور تونس الجزائر کے قوم پرستوں سے یہ اپیل کرنے والے ہیں کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ امید ہے آج رات تونس اور فرانس کی مشترکہ اپیل کا اعلان ہو جائیگا

★ لاہور ۲۰ نومبر۔ حکومت پنجاب نے مسٹر شمیم احمد خاں ایم۔ ایل۔ اے کو پارلیمنٹری سیکرٹری اور چوہدری محمد ظفر اللہ ایم۔ ایل۔ اے گوجرانوالہ کو پارلیمنٹری پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کیا ہے۔

ہندوستان میں متروکہ املاک کے کسٹوڈینوں کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ ہندوستان کی حکومت نے مسلمانوں کی متروکہ املاک کا مکمل اندازہ لگانے کے لئے متروکہ املاک کے کسٹوڈینوں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے تاکہ اندازہ لگانے کے بعد ان جائدادوں سے لوگوں کو معاوضہ دیا جائے۔ جو پاکستان سے آئے ہیں۔ اس کانفرنس میں اس امر پر بھی غور کیا جائے گا کہ متروکہ جائدادوں کے مقدموں کا جلد سے جلد تصفیہ کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں پناہ گزینوں کو جو معاوضہ ملے گا۔ وہ مقدمات طے ہونے کے بعد باقی املاک سے ملے گا۔

ہندوستان کو عالمی بنک کا قرضہ

واشنگٹن ۲۰ نومبر۔ عالمی بنک نے حکومت ہندوستان کو بمبئی کے قریب ایک بجلی گھر قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر قرضہ دیا ہے۔ بمبئی اور اس کے مضافات میں بجلی کی جو قلت ہے وہ اس بجلی گھر کے بننے سے دور ہو جائے گی۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ نومبر۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خراب ہے اور کمزوری ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۲۰ نومبر۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوری ابھی تک بیمار ہیں کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پنجاب یونیورسٹی جرنلسٹس ایسوسی ایشن کا افتتاح

لاہور ۲۰ نومبر۔ میاں افضل حسین صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے آج شام پنجاب یونیورسٹی جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے نئے سیشن افتتاح کرتے کرتے ہوئے نوآموز صحافیوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ان کا کام ان لوگوں کو تعلیم کی اصل روح سے آگاہ کرنا ہے جو ظاہری معنوں کے اعتبار سے تعلیم یافتہ کہلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کام خود ان پڑھ لوگوں کو تعلیم یافتہ بنانے سے بہت زیادہ مشکل ہے آپ نے انہیں اس طرف بھی متوجہ کیا کہ وہ یونیورسٹی میں تین سالہ ڈگری کورس کو رائج کرنے کے سلسلے میں رائے عامہ کی تربیت کو مد نظر رکھیں تاکہ یہ مفید سکیم کامیابی سے عملی جامہ پہن کر صوبے میں تعلیمی معیار کو بلند کرنے کا موجب بن سکے۔ اس تقریب میں لاہور کے مقامی صحافیوں کی ایک خاصی تعداد کے علاوہ علمی اور ادبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے بعض دیگر حضرات بھی شریک ہوئے

تباہ کن جہازوں کا دستہ کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۰ نومبر۔ پاکستان کے تباہ کن جہازوں کا دستہ بحر روم کے خیر سگالی اور تربیت کے دورہ سے واپس کراچی پہونچ گیا ہے۔۔ دیگر جہازوں کے علاوہ ۲۴ ۲۴۴ اس میں ایک نیا تباہ کن جہاز تیمور بھی ہے۔ جو اس سال جون میں پاکستانی بیڑے کو ملا تھا۔ چوتھا تباہ کن جہاز طغرل ابھی مالٹا میں ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز تہجد کی تاکید

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلّی وایقظ امرأتہ فصلت وان ابت رش فی وجھھا الماء۔ رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلّت وایقظت زوجھا فصلی فان ابی رشت فی وجھہ الماء (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے۔ جو رات کو جاگے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے کہ وہ نماز پڑھے۔ اور اگر وہ بیدار نہ ہو تو اس کے منہ پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے۔ جو رات کو جاگے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے اور نماز پڑھے۔ اور اگر وہ بیدار نہ ہو تو اس کے منہ پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے حصوں کے خریداروں کے لئے خاص رعایت

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے قیام کا سب سے بڑا مقصد اسلامی لٹریچر کا تیار کرنا ہے۔ اس لئے جو دوست اس کے حصے خرید کر اس مقصد کے حصول میں ممد ہوں گے۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے بھی اجر پائیں گے۔ جن احباب نے اس کے حصے خریدے ہیں۔ ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں

۱۔ مرزا حفیظ احمد صاحب نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۵ حصص۔ ۲۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ ۳۔ عزت مآب جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۴۔ میاں محمد اقبال صاحب آف یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا۔ ۵۔ چوہدری محمد تقی صاحب بار ایٹ لا سیالکوٹ ۶۔ ڈاکٹر فرزند علی خاں صاحب۔ ۷۔ میجر ڈاکٹر محمد شہنواز خاں صاحب۔ ۸۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ۹۔ میجر ڈاکٹر سراج الحق خانصاحب۔ ۱۰۔ ڈاکٹر عبد القدوس صاحب سندھ۔ ۱۱۔ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ڈویژنل میڈیکل آفیسر۔ ۱۲۔ میاں غلام حیدر صاحب راولپنڈی۔ ۱۳۔ چوہدری عبد الحکیم خاں صاحب سرگودھا۔ ۱۴۔ سید ظہور احمد صاحب پی۔ ایس۔ سی۔ ۱۵۔ ملک محمد اشفاق صاحب گوندل ۱۶۔ ملک بشیر احمد صاحب تاجر۔ ۱۷۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور ۱۸۔ فضل دین صاحب ٹھیکیدار۔ ۱۹۔ محمد یوسف خاں صاحب ٹھیکیدار۔ ۲۰۔ سیٹھ عبد اللہ صاحب ۲۱۔ سیٹھ اللہ جوایا صاحب۔ ۲۲۔ ایم عبد الرحیم صاحب پراچہ۔ ۲۳۔ شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز کوئٹہ۔ ۲۴۔ کیپٹن چوہدری نظام الدین صاحب وغیرہ قریباً چھ صد سے زائد دوستوں نے حصص خریدے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جن دوستوں نے فارم کے ساتھ دو روپے بھیجے تھے وہ بقیہ تین روپے ادا کردیں تا ان کے نام ان کے حصے الاٹ کئے جاسکیں۔ اور جن دوستوں نے حصص خریدنے کے لئے وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ اپنے وعدے کو جلد تر پورا کریں۔

ساڑھے تیرہ ہزار حصص میں سے چار ہزار حصص قابل فروخت باقی ہیں۔ جو دوست اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے اپنے دل میں تڑپ رکھتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ جلد تر الشرکۃ الاسلامیہ کے حصص خریدیں۔ ایک حصہ کی قیمت بیس روپے ہے۔ جو چار قسطوں میں وصول کی جائے گی۔ پہلی قسط پانچ روپیہ کی ہے۔

حصص خریدنے والوں سے خاص رعایت

کمپنی نے ضیاء الاسلام پریس خرید لیا ہے۔ اور وہ کام کر رہا ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل کتب زیر طبع ہیں جو جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے انشاء اللہ تیار ہوجائیں گی:۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ سیرۃ خیر البشر۔ نبیوں کا سردار۔ سیر روحانی۔ مسئلہ وحی ونبوت کے متعلق اسلامی نظریہ۔ آخری چار کتابیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تالیف کردہ ہیں۔ امریکہ میں اسلام اور آنحضرت صلعم کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت ـــــــ وہ دوست جنہوں نے کمپنی کے بیس یا بیس سے ۴۰ م زائد حصے خریدے ہیں ان سے کمپنی کی تیار کردہ کتب کی قیمت ۲ر فی روپیہ اور جنہوں نے بیس سے کم خریدے ہیں۔ ان سے ایک آنہ فی روپیہ تا اعلان ثانی کم وصول کی جائیگی۔ (چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ) ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم عقل اور تزکیۂ نفوس سے کام لو

اللہ تعالیٰ مادر مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق ضائع ہو۔ وہ ہدایت اور روشنی کی راہیں تم پر کھولتا ہے۔ مگر تم ان پر قدم مارنے کے لئے عقل اور تزکیۂ نفوس سے کام لو۔ جیسے زمین کہ جب تک ہل چلا کر تیار نہیں کی جاتی۔ تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ اور ریاضت سے تزکیۂ نفوس نہیں ہوتا۔ پاک عقل آسمان سے اتر نہیں سکتی۔ (ملفوظات)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

روح پرور خطبات سے متعلق ایک بھارتی غیر مسلم کے تاثرات

(از عباد اللہ گیانی)

اسرگڑھ ریاست پٹیالہ (بھارت) سے ایک بھارتی غیر مسلم شری مان گیانی روپل سنگھ صاحب ٹیچر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات سے متعلق اپنے تاثرات اپنی گورمکھی کی چھٹی مورخہ ۱۵ ۱۲/۵۴ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کئے ہیں۔

"ਹਜ਼ਰਤ ਇਮਾਮ ਜੀ ਦੇ ਖੁਤਬੇ ਮੈਂ ਬੜੇ ਗਹੁ ਨਾਲ ਪੜ੍ਹ ਰਿਹਾ ਹਾਂ। ਬੜੇ ਈਮਾਨ ਭਰਪੂਰ ਹੁੰਦੇ ਹਨ। ਕੇਹੀ ਖੁਸ਼ਕਿਸਮਤੀ ਹੋਵੇ ਕਿ ਸਾਰੇ ਮੁਸਲਮਾਨ ਹੀ ਨਹੀਂ ਸਗੋਂ ਸਾਰੀ ਦੁਨੀਆ ਹੀ ਹਜ਼ੂਰ ਦੇ ਕਹੇ ਤੇ ਅਮਲ ਕਰੇ ਤੇ ਇਨਸਾਨੀਅਤ ਦੀ ਸੇਵਾ ਵਿਚ ਜੁੱਟ ਜਾਵੇ। ਬਜ਼ੁਰਗਾਂ ਦਾ ਉਪਦੇਸ਼ ਸਾਂਝਾ ਹੁੰਦਾ ਹੈ। ਮੇਰਾ ਖ਼ਿਆਲ ਹੈ ਕਿ ਇਹ ਖੁਤਬੇ ਕਿਤਾਬੀ ਸ਼ਕਲ ਵਿਚ ਛਾਪੇ ਜਾਣ।"

حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات میں بہت غور سے پڑھتا ہوں۔ بہت روح پرور اور ایمان افزا ہوتے ہیں۔ کیسی خوش قسمتی ہو کہ تمام مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا ہی حضور کے فرامین پر عمل کرے اور انسانیت کی خدمت میں لگ جائے بزرگوں کی تعلیم سب کے لئے مشترکہ ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان خطبات کو کتابی شکل میں بھی شائع کیا جائے

پاکستانی فوج میں باقاعدہ کمشن

مغربی پاکستان میں درخواستیں بنام G.H.Q. A.G's Branch, Org-3

اور مشرقی پاکستان میں بنام H.Q.14. Div ۱۵/۱۲/۵۴ تک طلب کی گئی ہیں۔ جنوری ۵۵ء میں انگلش جنرل نالج وریاضی میں امتحان پشاور، راولپنڈی، لاہور، کوئٹہ، کراچی، ڈھاکہ، جیسور میں ہوگا۔

کامیاب طلباء کا انٹرویو انٹر سروسز سلیکشن بورڈ کے سامنے ہوگا۔ کامیاب امیدواران کو جائنٹ سروسز پری کیڈٹ ٹریننگ سکول کوئٹہ میں بغرض ٹریننگ بھیجا جاوے گا۔ جس کے بعد وہ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں جائینگے۔ فیس داخلہ ۵/۰/۰ روپے دوران ٹریننگ کوئٹہ میں وظیفہ ۳۰/۰/۰ روپے اور کاکول میں ۱۲۰/۰/۰ روپے ہوگا۔

شرائط:۔ تاریخ پیدائش ۱۵/۱۲/۳۵ اور ۱۷/۱/۳۸ کے درمیان ہو۔ میٹرک یا سینئر کیمبرج پاس ہو۔ غیر شادی شدہ ہو قواعد و فارم درخواست دفاتر بھرتی و دفاتر روزگار سے طلب کریں (ڈان ۵/۱۱/۵۴)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۵۴ء

168

اپیل

پنڈت جواہر لال نہرو بھارت کے وزیر اعظم نے بھارت کی پارلیمان میں ۲۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو تقریر کرتے ہوئے کشمیر کے متعلق حسب ذیل اعلان فرمایا تھا۔ کہ

"اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ الحاق ہو یا نہ ہو۔ ہم کشمیر کے لوگوں کی مرضی کے خلاف کشمیر پر قبضہ نہیں رکھیں گے۔ تو یہ بات چنداں اہمیت نہیں رکھتی۔ کہ الحاق ہو یا نہ۔ میں یہ بات بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں کشمیر کی خواہش کے خلاف فوجی طاقت سے وہاں نہیں رہنا چاہتا۔ اگر کشمیری ہمیں پسند نہیں کرتے۔ ہم وہاں سے آجائیں گے خواہ قانونی طور پر الحاق ہو چکا ہو۔ یہ مکمل ہو یا ادھورا۔ یہ ہمارے اعلانوں کا قدرتی نتیجہ نہیں۔ بلکہ اس لبرل پالیسی کا جو ایسے معاملات میں ہم اختیار رکھتے ہیں۔"

(ملاپ نہرو ایڈیشن ۱۹۵۴ء)

مسئلہ کشمیر کے متعلق پنڈت جی کا یہ اعلان نہایت واضح ہے۔ آپ نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو علی الاعلان تسلیم کیا ہے۔ اور آپ نے بتایا ہے کہ ان کا ایسا عمل کسی معاہدہ وغیرہ یا اعلان کی بناء پر نہیں بلکہ ایک قوم کے حقوق کی بناء پر اور اس منصفانہ پالیسی کی بناء پر ہے۔ جو پنڈت جی کے نزدیک ایسے معاملات میں بھارت اختیار کرنے کا دعویدار ہے۔

ملاپ نے نہرو نمبر ۱۹۵۴ء پنڈت جی کے جنم دن کی تقریب پر شائع کیا ہے۔ اور اس نمبر میں پنڈت جی کو بین الاقوامی امن کے دیوتا کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کی تقریر کا مندرجہ بالا ٹکڑا ملاپ نے ان کے اسی وصف کے اجاگر کرنے کے لئے شائع کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ پنڈت جی نے اپنی اس تقریر میں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے متعلق اصول بیان فرمایا ہے۔ اگر وہ زیر عمل آجائے۔ تو ہم اس کو پنڈت جی کے اوصاف میں سے بہترین وصف تسلیم کریں گے۔ کہ وہ جو کچھ فرماتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ اور محض دلآویز ارادے ہی نہیں ظاہر فرماتے۔

حقیقت یہ ہے جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ پنڈت جی کا یہی خیال درست ہے کہ کشمیر کے رہنے والوں کو ویسا ہی حق خود ارادیت حاصل ہے جیسا کہ کسی دیگر قوم کو۔ اس کے متعلق اس زمانہ میں دوسری رائے نہیں ہو سکتی کسی ملک یا قوم پر دوسروں کا قبضہ خواہ وہ کتنا ہی محکوم قوم کے لئے مفید ہو موجودہ جمہوری اصول کے خلاف ہے۔ اور پنڈت جی نے اسی اصول کے مطابق اپنے خیالات کا اعلان فرمایا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا پنڈت جی واقعی اپنے اس نیک اور جمہوری خیال کو جامۂ عمل پہنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اس سوال پر بحث کرنے سے پہلے ہم یہ بھی واضح کر دیتے ہیں۔ کہ اس سوال پر بحث کا تعلق پاکستان کے دعاوی سے نہیں ہے۔ پاکستان کے دعاوی اپنی جگہ پر صحیح ہوں یا غلط۔ ہم صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا بھارت پنڈت جی کے اعلان متذکرہ بالا پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور اپنے اس ارادہ کی تکمیل کے لئے اس نے آج تک کیا کچھ کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آج تک بھارت نے کوئی ایسا عملی اقدام کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہو کہ بھارت کشمیر پر فوجی قبضہ نہیں رکھنا چاہتا بلکہ کشمیر کے لوگوں کے حق خود ارادیت کی تکمیل چاہتا ہے۔

جہاں تک ہم غور کرتے ہیں اور گذشتہ چھ برس کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں جس وقت سے بھارت نے مہاراجہ جموں وکشمیر کی دعوت پر اپنی فوجیں کشمیر کی بلندیوں پر عارضی طور پر اتاری ہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک بھارت کشمیریوں کے بندھن ڈھیلے کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ کستا ہی چلا گیا ہے۔

پھر اگر یہ درست ہے کہ بھارت بقول پنڈت جی کشمیر پر فوجی قبضہ نہیں رکھنا چاہتا۔ تو یہ سوال سامنے آتا ہے۔ کہ بھارت آزادانہ استصواب کے لئے زیادہ سے زیادہ اپنی فوج کشمیر میں رکھنے پر کیوں مصر ہے۔ اور پنڈت جی نے جو محمد علی نہرو گفتگو کے اختتام کے لئے پاکستان کو امریکی فوجی امداد کا عذر پیش کیا ہے۔ اس کے کیا معنے ہیں۔ چنانچہ مسٹر پریم ناتھ بزاز نے اپنے ماہنامہ "وائس آف کشمیر" کے ادارتی مقالہ میں تحریر فرمایا ہے کہ "پنڈت جواہر لال نہرو نے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں کبھی کوئی جمہوری طریقہ استعمال نہیں کیا۔ اور پنڈت جی کا یہ دعوے کہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کو ملنے والی فوجی امداد سے مسئلہ کشمیر کا پس منظر ہی بدل گیا ہے بالکل غلط ہے۔"

ہم پنڈت جی کو مشرق کا بہت بڑا لیڈر خیال کرتے ہیں۔ وہ ایک عظیم مشرقی ملک کے وزیر اعظم ہیں۔ جنہوں نے بڑی قربانیاں دے کر برصغیر ہند کے لئے آزادی جیسی نعمت حاصل کی ہے۔ اور اسکو برطانیہ کے نو آبادیاتی پھندے سے نکالا ہے۔ یہی نہیں بلکہ بھارت کو ان پر ناز ہے۔ اور بین الاقوامی دنیا میں ان کے خیر خواہ انہیں امن کے دیوتا کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور اس ضمن میں ان کی بعض سرگرمیوں کی بناء پر انہیں نہایت صلح جو امن پسند اور مشرقی ممالک کی آزادی کے بہت بڑے حامی بیان کیا جاتا ہے۔ اس لئے کیا یہ امر افسوسناک نہیں ہے۔ کہ اس اعلان کی تردید کہ وہ کشمیر پر فوجی قبضہ نہیں رکھنا چاہتے یہاں تک کہ الحاق ہو بھی جائے تو وہ کشمیریوں کی مرضی کے خلاف کشمیر میں نہیں رہیں گے خود بھارت ہی کے ایک سپوت کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ اور جو اس لحاظ سے بالکل حق بجانب ہے۔ کہ اس ضمن میں بھارت اپنی صفائی کے لئے کچھ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ جو واقعی اس نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے استعمال کے ضمن میں سہولت پہنچائی ہو۔ بلکہ اپنے اور بیگانے یہی کہہ رہے ہوں کہ استصواب کے رد کرنے کے لئے منظم طور پر عذرات کی آڑ لی گئی ہے

پنڈت جی کے مندرجہ بالا اعلان سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کشمیر کے رہنے والے حق خود ارادیت کے اسی طرح مستحق ہیں جس طرح مشرق کے دیگر ممالک مستحق ہیں۔ جن کو مغربی سامراجی اقوام نے اپنے چنگل میں دبا رکھا ہے۔ اور جن کی آزادی کے پنڈت جی بہت بڑے حامی ہیں۔

آخر میں ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ یہاں پاکستان کے دعاوی سے ہمیں کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے پاکستان بھی اہل کشمیر کے حق خود ارادیت ہی پر زور دیتا ہے۔ ہم صرف پنڈت جی کے جمہوری جذبات کو اپیل کرتے ہیں۔ جن کا انہیں نہ صرف دعوے ہی ہے۔ بلکہ ہم حقیقتاً انہیں اس دعوے کا اہل سمجھتے ہیں وہ مشرق کے ایک عالیہ آزاد شدہ وسیع و عریض خطہ کے وزیر اعظم ہیں۔ اور اس لحاظ سے واقعی ان کا نام مشرق کے بہت بڑے لیڈروں میں شمار ہوتا ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ کشمیر کو موجودہ حالات سے جو نہایت تلخ ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ خطہ جنت نظیر دوزخ کا نمونہ بنا ہوا ہے جتنی جلد ہو سکے نکالنے کے لئے سچے دل سے کوشش کریں گے۔ کیونکہ پاکستان اور بھارت کے ملکی مصالح خواہ کچھ بھی ہوں۔ اس میں اہالیان کشمیر کا کوئی قصور نہیں۔ انہیں ناحق کیوں سزا مل رہی ہے؟

کشمیر ڈیموکریٹک یونین نے جو حالات کشمیر کے بیان کئے ہیں۔ خواہ انہیں مبالغہ آمیز ہی سمجھا جائے۔ مگر غور طلب امر یہ ہے۔ کہ لاکھوں کشمیر کے فرزند وطن سے بے وطن ہو کر تباہ حال پھر رہے ہیں۔ متارکہ جنگ کی وجہ سے ہزاروں کشمیری خاندان بے سروسامان زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور جو آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر میں مقیم ہیں انہیں بھی آرام کا کوئی لمحہ نصیب نہیں۔ سوچنے کی بات ہے۔ کہ ان بے چاروں پر یہ مصائب کیوں نازل ہو رہے ہیں۔ کیا برصغیر ہند کی آزادی ان کے لئے رحمت کی بجائے زحمت نہیں بنی ہوئی؟ سات سال کی مدت کوئی معمولی مدت نہیں۔ کسی ملک میں اتنے عرصہ تک ایسے حالات اہل ملک کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ اس کا تصور بھی انسان کو کپکپا دینے کے لئے کافی ہے۔

ہم پنڈت جی سے انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ وقت دیر سے آچکا ہوا ہے۔ جب انہیں اپنے اعلان کو جامۂ عمل پہنا دینا چاہیئے تھا۔ اور اب تو پانی سر سے گزر چکا ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ وہ ضرور اب اپنے اس اعلان پر عمل فرمائیں گے۔ اور کشمیر کے مصیبت زدہ رہنے والوں کو حق خود ارادیت کے استعمال کے لئے جلد از جلد راستہ ہموار کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بھائی مسٹر بشیر احمد عابد "منیجر ایسٹرن فیڈرل یونین انشورنس کمپنی لاہور مورخہ $\frac{1X}{54}$ کے جہاز سے بمعہ اہل و عیال لنڈن کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ ان کا یہ سفر اور انگلینڈ کی رہائش ان سب کے لئے اور سلسلہ کے لئے باعث برکت کرے آمین۔ خاکسار احتجاج علی زبیری راولپنڈی

(۲) چوہدری نصیر احمد صاحب واقف زندگی دفتر وکالت تجارت ربوہ اچانک دمہ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ کھانسی کی شدت کے ساتھ سانس رک رک کر آتا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل الٰہی انوری

بی۔ایس۔سی ربوہ

۱۹۲۳ء کی مشہور تحریک ”شدھی“ پر ایک نظر

مسلمانوں کو مرتد کرنیکی منظم اور وسیع مہم۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس کا کامیاب مقابلہ

خورشید احمد

(۳)

(۷) ”ضلع متھرا میں دو ہزار مسلمان شدھ ہو کر ویدک دھرم کی شرن میں آ گئے“

(۸) ”بنارس میں تحریک شدھی کو چلانے کے لئے بہت بڑا جلسہ ہوا۔ جس کے صدر مہاراجہ دربھنگہ تھے۔ اس میں مہاراجہ بھرت پور کے نمائندوں کے علاوہ سکھ لیڈروں نے بھی شمولیت کی۔ جلسے میں فیصلہ ہوا کہ ہندوؤں اور سکھوں کی تمام جماعتوں کی طرف سے ملکر شدھی کی تحریک چلائی جائے“۔

(۹) ”آج یہ حالت ہے کہ بھارت کے شدھی باز سنگٹھنیوں نے فرزندان توحید پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ زر سے۔ زور سے زاری سے۔ حیلے سے۔ مکر سے۔ ان کو۔ ان کی بہو بیٹیوں کو اور ان کے بچوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ اور بھرے جلسے میں ڈنکے کی چوٹ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ جب تک تم خدا پرستوں کو اپنی طرح گئوسالہ پرست نہ بنالیں گے ہم پر خواب حرام ہے۔“

(روزنامہ زمیندار ۲۷ اپریل ۱۹۲۷ء)

”مسلمان اپنے بدیشی نام اور رسوم بدلیں اور ہندو بنیں۔ یہی اتحاد کا ذریعہ ہے۔ ہندو سنگھٹن کا یہ اصول ہونا چاہیئے۔ ہندو سوراجیہ اور شدھی۔ جب تک پنجاب اور ہندوستان ان بدیشی مذہبوں سے پاک نہیں ہوں گے۔ تب تک ہمیں کبھی چین سے سونا نہیں ملیگا۔ پس بکار کر کہو۔ شدھ بھارت۔ شدھ پنجاب یہی ہمارا نصب العین ہے۔ جو ہندو اس نصب العین کو نہیں مانتا۔ وہ کپوت ہے بے جان ہے۔ مردہ دل ہے۔ بے سمجھ ہے ہر سچے ہندو کی یہ دلی خواہش ہے کہ اپنے دیش کو اسلام سے پاک کر دے۔ اس مقصد کے لئے ہم اپنے بچوں کی قربانی بھی دیں گے“۔

(اخبار سنت ۳۰ مارچ ۱۹۲۵ء)

مندرجہ بالا حوالوں سے آریہ سماج کی اس تحریک ارتداد کی وسعت اس کی شدت اور اسکے خطرناک نتائج و عواقب کا قدرے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ حوالے بتلاتے ہیں کہ:۔

(۱) آریہ سماج کی ترغیب و تحریص کی وجہ سے مسلمانوں کے گاؤں کے گاؤں مرتد ہوتے چلے جا رہے تھے۔ اور ایک ایک مقام پر ہزاروں کی تعداد میں انہیں اسلام سے برگشتہ کیا جا رہا تھا۔

(۲) آریہ اصحاب کے حوصلے اتنے بڑھ گئے تھے۔ کہ انہیں غریب پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ مسلمانوں کے علاوہ بڑے بڑے مسلمان لیڈروں کے اہل و عیال کے مرتد ہونے کی بھی توقع پیدا ہو گئی تھی۔

(۳) اس تحریک شدھی کو متعدد ریاستوں کی اعلانیہ مدد اور ہمدردی بھی حاصل تھی۔ یہی نہیں بلکہ بعض سکھ لیڈروں کو بھی ان لوگوں نے اپنے ساتھ ملا رکھا تھا۔ گویا انہوں نے اپنی طرف سے غیر مسلم عناصر کو متحد کر کے اور اپنی تمام ممکن ذرائع کو مجتمع کر کے وسیع اور منظم رنگ میں مسلمانوں پر (جو دولت۔ تعلیم۔ تعداد اور جتھہ غرض ہر لحاظ سے ہندو قوم سے بہت پیچھے تھے) دھاوا بول دیا تھا۔ اس وقت مسلمان جس طرح چاروں طرف سے گھر گئے تھے۔ آج ہم لوگ ایک آزاد اسلامی مملکت کی فضا میں اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ مختصر یہ کہ برادران وطن نے اسلام کو مٹانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اور انہیں اپنی طاقت پر اتنا فخر و غرور تھا۔ کہ جب بعض مسلمانوں نے حکومت سے اس تحریک کو دبانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ:۔

”آریہ سماج کو دبا دینا ایک خونریز جنگ کے اعلان کے مترادف ہوگا۔ جس دن گورنمنٹ نے یہ حرکت کی۔ اس دن ساری کی ساری ہندو جاتی اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی“

(تقریر مشہور لیڈر لالہ لاجپت رائے بر موقعہ سندھ ہندو پراونشل کانفرنس سکھر)

مندرجہ بالا نازک اور دردناک حالت کی کیفیت حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمائی تھی:۔

”آج اسلام کی جو حالت ہے وہ مسلمانوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ ایک طرف مسلمان کو مسیحیت کھاتی چلی جاتی ہے۔ تو دوسری طرف ہندو مت۔ حکومت پہلے ہی مسلمانوں کے ہاتھوں سے جا چکی ہے۔ مگر اب وہ غلامی کے بھی قابل سمجھے گئے ہیں۔ ارتداد یا اخراج دو صورتیں ہندو صاحبان کی طرف سے مسلمانوں کے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ اور علی الاعلان کہا جاتا ہے۔ کہ ان دو صورتوں میں سے ایک نہ ایک ان کو قبول کرنی ہوگی۔ یا مرتد ہو کر توحید کی پاک تعلیم کو چھوڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات باکمال سے تعلق محبت کو توڑ کر ہزاروں بتوں کا بندہ بننا ہوگا۔ اور نامعلوم الاسم رشیوں کے دامن سے وابستگی کرنی ہوگی۔ یا اس ملک سے جس میں وہ ہزاروں سال سے آباد ہیں۔ (اکثر مسلمان ہندوستان کے قدیم باشندوں میں سے ہیں) ہمیشہ کے لئے نکل جانا ہوگا۔ اور ہندوستان کو ہندو مذہب کے پیرووں کے لئے خالی کر دینا ہوگا۔ کیا مسلمان دونوں صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیا وہ ارتداد اختیار کر سکتے ہیں۔ یا کیا وہ سات کروڑ کی مسلمان آبادی کو کسی اور جگہ بسا سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیا انہوں نے اس امر پر غور کیا ہے۔ کہ ان مصائب سے بچنے کے لئے انہیں کیا کچھ کرنا چاہیئے۔ ریزولیوشن خواہ کس قدر اخلاص سے پاس کئے جائیں۔ ان سے کچھ نہیں ہو سکتا دھمکیاں خواہ کس قدر جوش سے دی جائیں۔ ان سے کچھ نہیں بن سکتا۔ گالیاں خواہ کس قدر غصہ سے دی جائیں۔ ان سے کچھ نہیں بن سکتا۔ یہ واقعہ کہ ہر ایک ہندو مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لئے تیار ہے۔ ایک نہ پوشیدہ ہو سکنے والی صداقت کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ وہ دن گئے جب ہم سمجھتے تھے کہ ہندو مذہب دوسروں کو اپنے اندر شامل نہیں کرتا۔ آج ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے شدھی کی آواز آ رہی ہے۔ کونہ کونہ سے سنگھٹن کی پکار اٹھ رہی ہے۔ اور شدھی کیا ہے صرف اسلام کو مٹا کر اس کی جگہ ہندو مذہب کو قائم کرنے کا نام ہے۔ اور سنگھٹن کیا ہے۔ صرف اس کوشش کو ایک انتظام اور تدبیر کے ساتھ کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان تدابیر کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج مسلمان اس قدر کمزور ہو رہے ہیں۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ ہزاروں آدمی جو آج سے چندماہ پہلے لا الٰہ الا اللہ کہنا اپنے لئے نجات کا موجب سمجھتے تھے۔ آج پتھر کے بتوں کے آگے جھکنا فخر خیال کرتے ہیں۔ اور ہزاروں آدمی جو آج سے چندماہ پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنا اپنی زندگی کے بہترین اعمال میں سے تصور کرتے تھے۔ آج آپؐ کو گالیاں دینا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ پنجاب میں کیا۔ سندھ میں کیا یو پی میں کیا اور بنگال میں کیا ہزاروں کی تعداد میں کلمہ گو اسلام سے الگ ہو کر ہندوؤں میں جا ملے ہیں اور آج ہر ایک میدان مسلمانوں کے لئے کربلا بن رہا ہے۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

(الفضل ۳۱ مئی ۱۹۲۷ء)

غرض یہ تھی وہ انتہائی نازک اور دردناک حالت جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تحریک ارتداد کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ اس فیصلہ کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی۔ کہ باوجود اس کے کہ دشمن اپنی پوری قوت سے حملہ آور تھا۔ مسلمانوں پر خواب گراں طاری تھی۔ ان میں منظم اور متحد ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنے کی روح نظر نہ آتی تھی۔ بلکہ ان میں سے اکثر کو تو اپنے اندرونی اختلافات اور تفرقوں سے اتنی فرصت بھی نہ تھی۔ کہ وہ آنکھ اٹھا کر دیکھ ہی لیں۔ کہ دشمن کس طرح ان میں سے گروہ در گروہ چھین کر لے جا رہا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے عامۃ المسلمین کو اس نازک حالت کا احساس دلاتے ہوئے انہیں بیدار فرمانے کی سعی کی۔ چنانچہ آپ نے نہایت دردمندانہ الفاظ میں اپیل شائع فرمائی کہ

”آج کل اسلام پر خطرناک وقت آیا ہوا ہے۔ دشمن چاہتا ہے کہ اسلام کو مٹا دے۔ اور توحید کو مٹا کر شرک کی بنیاد رکھ دے۔ اور اسلام کی جگہ ہندو مذہب قائم کر دے۔ وہ بت پرست اقوام جن کی گھٹی میں شرک ملا ہوا ہے۔ آج وہ خدائے واحد کی توحید کو مٹانے کے درپے ہیں۔ .... وہ آج اس ارادے کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ خدا کی شمع کو بجھا دیں۔ .... پس آج میں ہر اس شخص سے جس کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ ہر اس شخص سے جو اسلام کی ترقی اور عظمت کا خواہاں ہے۔ ہر اس شخص سے جس نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ یہ بات بڑے درد کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اس کا فرض ہے۔ اس نازک وقت میں بیدار ہو جائے۔ اگر اس وقت مسلمانوں میں اور خاصکر ہماری جماعت میں یہ احساس پیدا نہ ہوا۔ کہ اسلام پر خطرناک وقت آیا ہوا ہے۔ اور ہمیں کچھ کرنا چاہیئے۔ اگر وہ بیداری جو وقت کے مناسب حال ہو ان میں پیدا نہ ہوئی۔ اور اگر انہوں نے نہ سمجھا کہ اسلام نازک حالت میں ہے۔ اور ہمیں بیدار ہو جانا چاہیئے۔ تو یاد رکھو۔ اس غفلت کے نتیجے ایسے خطرناک ہونگے۔ جن کا بعد میں کوئی علاج ہی نہ ہو سکے گا۔“

(الفضل ۱۷ مئی ۱۹۲۷ء)

(باقی)

ولادت

میرے ہاں ۱۷ اکتوبر کو بچہ پیدا ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے لڑکے کا نام عبدالمنان تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد حمید از کراچی)

داڑھی کے متعلق ایک ضروری سوال اور اس کا جواب

مکرم و محترم حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی مرحوم کی ذات گرامی سے جماعت کے سب چھوٹے بڑے احباب واقف ہیں۔ حضرت میر صاحب مرحوم نے نظارت تعلیم و تربیت کی فرمائش پر ایک رسالہ "حفاظتِ ریش" مرتب فرمایا تھا۔ جسے نظارت تعلیم و تربیت نے مجلس مشاورت کے ایک فیصلہ کی تعمیل میں ۱۹۴۰ء میں احباب جماعت بالخصوص نوجوانوں کے لئے شائع کیا تھا۔ اور جماعتوں میں بھجوایا تھا۔ تا کہ داڑھی جو شعار اسلامی میں داخل ہے۔ اس کا علمی اور عملی پہلو احباب کے سامنے آجائے۔ حضرت میر صاحب رضی کا مرتبہ یہ رسالہ حفاظت ریش کے موضوع پر نہایت درجہ عمدہ رسالہ ہے۔ اس میں سے ایک سوال اور اس کا جواب احباب کی ضیافت طبع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۱۵۔ ہم ابتداء سے داڑھی منڈا رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے بہت مخلص احمدی ہیں۔ یہ عادت چونکہ ابتداء سے پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کا چھوڑ دینا وقت طلب ہے۔ اور پھر ہے بھی معمولی بات۔ سارا زمانہ اس میں مبتلا ہے۔ کیا داڑھی بھی اسلام کا کوئی اصولی مسئلہ ہے۔

جواب:۔ یہ عذر بہت وزن دار ہے۔ اور اول سے آخر تک درست ہے۔ بے شک پہاڑ کا اٹھانا آسان ہے۔ مگر عادت کا توڑنا مشکل ہے۔ بے شک آپ نہایت مخلص احمدی ہیں۔ بے شک داڑھی رکھنا اسلام کا اصولی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ساری کی ساری بات صحیح ہے۔ مگر میرے پیارو کیا جہادِ نفس بھی کوئی چیز ہے؟ کیا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا بھی کوئی معاہدہ کیا تھا؟ کیا اگر یہ معمولی سی عادت نہیں ٹوٹ سکتی۔ تو پھر مشکل اور زیادہ راسخ عادتیں کس طرح توڑو گے۔ کیا تعظیم شعارِ اسلامی کی کوئی مرتبہ رکھتی ہے۔ کیا "ادخلوا فی السلم کافۃ" کا حکم یاد ہے۔ کیا غیر مذاہب اور دشمنِ اسلام قوموں کے شعار کو ترجیح دینا اور ان سے تشبہ اختیار کرنا کوئی اچھی بات ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے۔ وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔ کیا ایک فیشن اور رواج کو ترجیح دے کر شریعت کو پسِ پشت ڈالو گے؟ دیکھو صحابہ رضی نے رسوم کس طرح چھوڑ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کس طرح چھوڑ دیں۔ ساری عمر گھٹی شراب کی تھی۔ ایک آواز ڈھنڈورے والے کی سنی۔ کہ آج سے شراب حرام ہے۔ پس اسی وقت مدینہ کے کسی برتن میں شراب کا ایک قطرہ باقی نہ رہا۔ نسلوں کے عادی نشہ باز یکدم پاکباز ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زید کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ حالانکہ آپ کو ضرورت نہ تھی۔ کئی بیبیاں موجود تھیں مگر صرف اس لئے کہ ایک غلط رواج دنیا سے دور ہو جائے۔ اس امر کو اختیار کیا۔ تم اسلامی شریعت کو ترک کر کے غلط رواج اختیار کرتے ہو۔ عملی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک حکم کا استخفاف کرتے ہو۔ اور زبان سے نہیں بلکہ چہرہ سے کہتے ہو۔ کہ یہ طریقہ شرعی طریقہ سے اچھا ہے۔ پیارو کوئی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ بے شک ہم غلطی کرتے ہیں۔ مگر ایک معمولی اور ادنیٰ غلطی ہے۔ میں بھی کہتا ہوں۔ کہ ہاں یہ ایک فروعی غلطی ہے۔ اصولی نہیں۔ مگر یہ غلطی تم سے پہلے بہتوں نے کی۔ اور وہ پھر اس پر کھڑے نہیں رہے۔ بلکہ ہر دفعہ ان کا قدم نیچے ہی چلتا گیا۔ پہلے داڑھی منڈائی۔ پھر مونچھیں بڑھائیں۔ پھر کچھ دن بعد ہیٹ لگائی۔ پھر اہلِ مغرب کی باقی تمام رسوم کو بھی لے لیا۔ پھر نماز میں سستی کی۔ یہاں تک کہ وہ ترک ہو گئی۔ پھر شراب پی۔ پھر کلب میں جوا کھیلا۔ پھر گو نام ان کے عبد اللہ یا ہدایت اللہ تھے۔ مگر وہ اسلام سے رفتہ رفتہ ایسے ہی نکل گئے۔ جیسے کمان سے تیر۔ ان کی بیبیاں بے پردہ غیروں کے ساتھ پھرتی ہیں۔ اور ان کی بیٹیاں آزاد ہو گئیں۔ اور وہ ابن الوقت ہونے کے بعد سوائے کھانے پینے اور فیشن ایبل لباس پہننے کے نہ قوم کے کسی کام آئے۔ نہ دین کے بلکہ خسر الدنیا والآخرۃ ہو گئے۔ یہ نتیجہ تھا شریعت کو چھوڑ کر خدا کی دشمن قوم کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے کا۔ ایک قدم اٹھتا ہے تو وہ وہیں نہیں رہتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ سب باتوں کی نقل اتارتے اتارتے آخر بالکل وہی بن جاتے ہیں۔ دیکھو ابھی ایک زمانہ آنے والا ہے۔ کہ جب پھر دنیا اسلام کی طرف متوجہ ہوگی۔ اور سوائے اس مذہب کے باقی سب مذاہب اور تہذیبیں ھباءً منثورا ہو جائیں گی۔ تم ابھی سے اسلامی قانون اور اسلامی رواج کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کرو۔ نہ کہ اس کے برخلاف تم شریعت کی امانت کے حامل ہو۔ پس اس کے کسی ادنیٰ سے شعبہ میں بھی کسی قسم کی خیانت نہ کرو۔ ایک نکتہ سن لو۔ بہت سے لوگ اپنے

اخلاص اور عمل اور علم کے لحاظ سے ہر طرح خدا تعالیٰ کے برگزیدہ ہوتے ہیں۔ مگر صرف یہاں ایک معمولی نقص کے باعث وہ خواص میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اگر وہ ایک نقص اٹھا دیا جائے۔ تو اپنی تمام دوسری خوبیوں کی وجہ سے وہ یکدم اعلیٰ علیین پر پہنچ جائیں۔

پس ایسا نہ ہو۔ کہ تمہاری تمام دوسری خوبیاں اور تمام حسن صرف ایک معمولی کوتاہی کی وجہ سے کامل بننے سے رہ جائیں۔ بعض دفعہ محبوب کے چہرہ سے پردہ اٹھنے میں صرف ایک روک اور وہ بھی نہایت معمولی روک حائل ہوتی ہے۔ مگر پردہ خواہ موٹا ہو یا پتلا بہر حال ایک روک ہے۔ پس اپنے سب پردوں کو اٹھا دو۔ اور اس ایک کو بھی۔ ممکن ہے۔ کہ صرف یہی ایک پردہ اصل میں روک ہو۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ سکھ قوم اس معاملہ میں اپنے ایک گرو کے حکم کی اتنی فرمانبرداری کرے۔ اور مسلمان اپنے آپ کو مسلمان (فرمانبردار) کہلا کر ذرا ذرا سے احکام کی تعمیل میں لیت و لعل کریں۔ حالانکہ تمہارے والا حکم ان کے حکم سے بہت زیادہ نرم اور قابل قبول ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ہاتھ سے کام کرنے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی کا اسوۂ حسنہ

(از مکرم محمد اکبر صاحب افضل متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

ہاتھ سے کام کرنا ہر انسان کی عزت کو دوبالا کرتا ہے۔ ہاتھ سے کام کرنے میں کسی قسم کی ہتک نہیں سمجھنی چاہیئے۔ بلکہ انسان اس کے ذریعہ سے اپنے پاؤں پر قائم ہو جاتا ہے۔ آجکل مغربی تہذیب و تمدن نے نوجوانوں کے اندر ایک ایسی خطرناک ذہنیت پیدا کر دی ہے۔ اور خودداری کا ایسا غلط مفہوم ان کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ کہ وہ بعض کاموں کو کرنا کسرِ شان سمجھتے ہیں۔ اور اس عارضی عزت نفسی کے خیال سے بے کاری کی بیماری میں نہایت بری طرح مبتلا ہو رہے ہیں اس کے نتیجہ میں نہایت تنگی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اپنے والدین کے لئے ایک قسم کا بوجھ بنے رہتے ہیں۔ ان کی تربیت خراب ہو جاتی ہے۔ اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ اور طبیعت میں آوارگی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑے خاندان اور امیر گھرانوں میں سے خیال کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کو ایک قسم کی عار سمجھتے ہیں۔ وہ دنیا میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی ترقی کی راہ پر گامزن ہی ہو سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو خواہ وہ کتنے اعلیٰ گھرانوں کے چشم و چراغ کیوں نہ ہوں۔ یہ تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات شاہِ دوعالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے افراد سے زیادہ اعلیٰ و معزز نہیں ہو سکتے۔ اور جب یہ حالت ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرزند نسبتی اور قریش کے معزز ترین گھرانے کے لوگ معمولی گھاس کاٹ کر لانے اور اسے بازار میں فروخت کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور تو اور خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں عار محسوس نہیں کرتی تھیں۔ تو ان لوگوں کا اپنے آپ کو معزز سمجھنا اور کسی قسم کی محنت نہ کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ ذیل میں چند ایسے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ جن میں اس بات کا ذکر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی ازواجِ مطہرات اور آپ کے دیگر صحابہ رضی نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے وہ نمونہ قائم کیا۔ جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ وہ ان کاموں میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ بلکہ فخر محسوس کرتے تھے

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلے پہل جب مدینہ میں تشریف فرما ہوئے۔ تو سب سے پہلا کام ایک مسجد کی تعمیر تھا۔ جس کا سنگِ بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے رکھا۔ اس مسجد کے معمار اور مزدور سب کچھ صحابہ رضی خود تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خود بھی اس کی تعمیر میں صحابہ رضی کے ساتھ شریک ہو جاتے تھے۔ یہ کام صحابہ رضی بڑے شوق سے کرتے۔ اور یہ شعر بھی بعض دفعہ پڑھتے تھے۔ ؎

هٰذا الحمال لا حمال خيبر
هٰذا البرّ ربّنا و اطهر

یعنی یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں۔ جو اونٹوں پر لاد کر آیا کرتا ہے۔ بلکہ اے خدا تعالیٰ یہ تقویٰ اور طہارت کا بوجھ ہے۔ اسی طرح قبا میں جو مسجد بنی تھی۔ وہ بھی خود صحابہ رضی نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کی تھی۔

(۲) حضرت زینب بنت ابو معاویہ کی شادی حضرت عبد اللہ بن مسعود سے ہوئی تھی۔ ان کے شوہر غریب تھے۔ اور یہ دستکاری جانتی تھیں۔ اس لئے اپنے ہاتھ سے کام کر کے گھر کا خرچ چلاتی تھیں۔

(۳) حضرت علی رضی کے بلند پایہ اور عالی مقام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس واقعہ کو پڑھیئے۔ جو آپ خود یوں بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ میں گھر سے مزدوری کے لئے نکلا۔ ایک عورت نے مٹی جمع کر رکھی تھی۔ جسے وہ بھگونا چاہتی تھی۔ میں نے اس کے ساتھ فی ڈول ایک کھجور مقرر کی۔ اور سولہ ڈول بھرے۔ جس سے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

انڈونیشیا کا اقتصادی بحران

انڈونیشیا کو ولندیزی تسلط سے آزادی حاصل کئے نو سال ہو چکے ہیں۔ مگر اس دوران میں ملک نے صنعتی اور اقتصادی اعتبار سے کما حقہٗ ترقی نہیں کی۔ دائیں بازو کی جماعتیں اس صورت حال کو انتشار کی خلفشار کا نتیجہ قرار دیتی ہیں۔ حکومت اس کی توجیہہ اس طرح پیش کرتی ہے غیر ملکی تاجر اور صنعت کار انڈونیشیا کی صنعت و تجارت میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اور اسی وجہ سے حکومت کی کوششوں کے باوجود ملک کا اقتصادی بحران دور ہونے میں نہیں آتا۔

یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے۔ کہ کسی ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے سیاسی استحکام نہایت ضروری ہے۔ لیکن انڈونیشیا کی اقتصادی مشکلات کا ایک بڑا باعث یہ بھی ہے۔ کہ وہاں تجربہ کار اور تربیت یافتہ افراد کی بہت زیادہ کمی ہے۔ حکومت ترقیاتی منصوبے تو مرتب کرتی ہے لیکن انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے مناسب عملہ (جس میں فنی اور انتظامیہ دونوں قسم کے افراد شامل ہیں) میسر نہیں آ سکتا۔

پس منظر

انڈونیشیا کی آبادی آٹھ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ یہ ملک سینکڑوں چھوٹے بڑے جزیروں میں پھیلا ہوا ہے۔ فی کس سالانہ آمدنی ستر ڈالر ہے۔ اس لحاظ سے انڈونیشیا کا شمار دنیا کے خاصے پسماندہ ملکوں میں ہوتا ہے۔ ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ اس کی آٹھ کروڑ آبادی میں سے ٦٥ فی صد (سو دو پانچ کروڑ کے لگ بھگ ہے) ایک ہی چھوٹے سے جزیرے جاوا میں بستی ہے۔ سماٹرا اس سے رقبہ میں کہیں بڑا ہے مگر اس کی آبادی صرف ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ ملک کے کاروبار پر چینی۔ یورپی اور ولندیزی چھائے ہوئے ہیں اس طرح ملک کی اقتصادیات کی باگ ڈور غیر ملکی اشخاص کے ہاتھ میں ہے۔ جو باہمی جوڑ توڑ کے ذریعہ ملک کو اقتصادی بحران میں الجھائے رکھتے ہیں۔ انڈونیشیا کے باشندے زیادہ تر زراعت و کاشتکاری اور مزدوری کا کام کرتے ہیں۔ اس لئے بمشکل نان شبینہ ہی میسر آ سکتی ہے۔ اور غیر ملکی سرمایہ داروں کو لوٹ کھسوٹ کے مواقع خوب ملتے ہیں۔ اور وہ سرمایہ اپنے ملک کو بھیجتے رہتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ انڈونیشیا کے اقتصادی وسائل دوسرے ملکوں کی تعمیر و ترقی کے کام تو آ رہے ہیں مگر خود اس ملک کو اس سے فائدہ حاصل نہیں ہو رہا۔

چند دن پہلے ملک کی بڑی مسلمان جماعت "مسجومی" کی عاملہ کے رکن اور سابق وزیر داخلہ محمد روم نے انڈونیشیا کی اقتصادیات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی اقتصادی پالیسی کے ناکام ہونے کا سبب منصوبہ بندی کا فقدان ہے حکومت اقتصادی پالیسی مرتب کرتے وقت قومی اقتصادیات کے تقاضوں کو پیش نظر نہیں رکھتی بلکہ اس کے پیش نظر صرف ایک خاص طبقے کا مفاد ہوتا ہے۔ جہاں تک خام مال کا تعلق ہے انڈونیشیا میں پیداوار کی مقدار بتدریج کم ہو رہی ہے ۱۹۵۴ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ میں حکومت نے بتایا ہے کہ مغربی جاوا میں چائے۔ ربڑ اور سنکونا کی پیداوار جنگ سے پہلے کی پیداوار کا ٦٥ فی صد ہے۔ اور یہ مقدار بھی کم ہوتی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر ربڑ کی اس سال کی پیداوار پچھلے سال کی پیداوار سے دس فی صد کم ہے۔ اسی طرح چائے اور سنکونا کی اس سال کی پیداوار علی الترتیب پچھلے سال کی پیداوار سے ۹ اور ۳۴ فی صد کم ہے۔

انڈونیشیا میں جہاں قومی آمدنی کا تقریباً ۳ فی صد حصہ برآمد کے مختلف ذرائع سے آتا ہے اور جہاں حکومت کی آمدنی کا تقریباً ستر فی صد بیرونی ممالک سے ہونے والی تجارت سے حاصل شدہ ٹیکسوں سے نبتا ہے۔ یہ صورت حالات بہت خطرناک ہے۔ ملکی ترقی کی تمام سکیمیں اس سے متاثر ہو رہی ہیں۔

جہاں تک ملک کی مالی حالت کا تعلق ہے۔ انڈونیشیا کے مرکزی بنک کی موجودہ ششماہی کی رپورٹ خاص طور پر تشویشناک ہے۔ بنک کی رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ سال رواں کے صرف پہلے چھ ماہ میں ملک کی برآمد درآمد سے تقریباً ۱۳۳ کروڑ انڈونیشی روپے کم تھی) رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ پہلی ششماہی میں برآمد پچھلے سال کے برابر تھی۔ لیکن درآمد پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی اور اسی نسبت سے ملکی سرمایہ میں کمی واقع ہوئی۔

مرکزی بنک کے گورنر نے اپنی ۱۹۵۳-۵۴ء کی سالانہ رپورٹ میں ملک کی روز بروز گرتی ہوئی مالی حالت پر خاصی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ اندرونی اور بیرونی غیر متوازن حالات نے ملک کے سونے کے ذخیروں کو بہت حد تک ختم کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ ملکی کرنسی کے سلسلہ میں موجودہ ذخیروں کا تناسب کم کیا جا رہا ہے انڈونیشیا کو اس حالت سے بچانے کے لئے موثر کارروائی کی فوری ضرورت ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی نہیں کہ ملکی پیداوار کو بڑھایا جائے۔ بلکہ اس بات کی بھی شدید ضرورت ہے۔ کہ ملکی پیداوار کے وسائل کو اس انداز سے ترقی دی جائے کہ وہ آئندہ پیدا ہونے والی تمام تر مشکلات کے درمیان زندہ رہ سکیں۔ مثلاً ملک میں صنعتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس نے ملک کے اقتصادی نظام کو غیر متوازن بنا رکھا ہے جاوا میں آبادی کے تناسب سے زمین کا کم ہونا اور ساتھ ہی ساتھ صنعتوں کی غیر موجودگی، ذاتی آمدنی کو بڑھنے سے روکتے ہیں اس کا موثر طریقہ صرف یہی ہے۔ کہ ملک میں جا بجا صنعتیں قائم کی جائیں۔ تاکہ ذاتی آمدنی اور معیار زندگی بلند ہو سکے۔ لیکن صنعتیں قائم کرنا کوئی ایسا آسان کام نہیں۔ اس کے لئے خاصے سرمائے کی ضرورت ہے۔

گو انڈونیشیا کو کولمبو پلان اور بین الاقوامی بنک سے خاصی مدد مل رہی ہے۔ لیکن یہ مدد موجودہ مقدار میں ناکافی ہے۔

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

باگڑ و دیوا سنگھ والا ضلع ملتان

جماعت احمدیہ باگڑ اور جماعت احمدیہ دیوا سنگھ والا ضلع ملتان کا مشترکہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمقام بستی بھڑاجاں متصل ہیڈ سدھنئی میں مورخہ ۱۱؍۵۴ھ کو منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن پاک و نعت کے بعد مولوی محمد احمد صاحب نعیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر تقریر فرمائی مکرم میاں محمد سعید صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت ضلع ملتان نے قرآن مجید کی آیت سبح للّٰہ ما فی السمٰوٰت کی تفسیر فرمائی۔ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ (چوہدری محمد امین سیکرٹری امور عامہ)

سانگلہ ہل

مورخہ ۹؍۱۱؍۵۴ھ مسجد احمدیہ سانگلہ ہل میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مولوی عبد الرحیم صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول سانگلہ ہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور سیرۃ طیبہ پر تقریر کی۔ چوہدری نفیر اللہ صاحب آڑھتی غلہ منڈی سانگلہ ہل نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تشریح فرمائی۔ پھر جناب مہدی حسین شاہ صاحب نے اس جلسے کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے تقریر کی۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ (دایم سمیع اللہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سانگلہ ہل)

سرگودھا

مورخہ ۹؍ نومبر مسجد احمدیہ سرگودھا میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا شروع کی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی غلام رسول صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چیدہ واقعات بیان کئے۔ ازاں بعد مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے ایک مبسوط تقریر کی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی صفات میں سے صداقت اور مستقل مزاجی کو متعدد واقعات بیان کر کے ثابت کیا۔ کہ آپ کو جو کمالات دیئے گئے ہیں۔ وہ اور کسی انسان کو حاصل نہیں۔ پھر آپ کے تعلق باللہ عام دشمنوں اور جنگ کرنے والے دشمنوں اور غیر مذاہب کے ماننے والوں سے سلوک کا ذکر کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کیا۔ سامعین میں کچھ غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔ دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سرگودھا)

محمود آباد جہلم!

مورخہ ۹؍۱۱؍۵۴ھ صبح نو بجے مسجد میں مستورات کے جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد چھوٹی بچیوں نے نظمیں اور مضمون پڑھ کر سنائے اور امیر جماعت نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات بیان کرنے کے بعد مستورات کو توجہ دلائی۔ کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی روشنی میں اپنی اولادوں کی تربیت کریں۔ تا وہ اسلام کا صحیح نمونہ بن سکیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اسی روز بعد نماز ظہر گاؤں کے باہر عیدگاہ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اطفال نے نظمیں اور مضمون پڑھ کر سنائے۔ جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر روشنی ڈالی گئی۔ ملک بشیر احمد صاحب نے حضور کی ابتدائی زندگی کے واقعات بیان کئے۔ آخر میں خاکسار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے متعلق گذشتہ نبیوں کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ (خاکسار ملک محمد شریف قائد مجلس)

کرتو ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۹؍۱۱؍۵۴ھ کو کرتو ضلع شیخوپورہ میں بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم مکرم مستری اللہ دتہ صاحب نے مضمون پڑھا۔ ازاں بعد خاکسار نے پون گھنٹہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی قربانیوں کے متعلق تقریر کی اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

(حکیم علی احمد دیہاتی مبلغ موضع کرتو۔ ڈاکخانہ خاص براستہ شاہدرہ ملہ ضلع شیخوپورہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

پنجاب یونیورسٹی ایکٹ ترمیمی آرڈیننس کو واپس لینے کی قرارداد مسترد کر دی گئی

لاہور ۲۰ ؍ نومبر۔ پنجاب یونیورسٹی سینیٹ نے میاں افضل حسین وائس چانسلر کی صدارت میں اپنے ایک خاص اجلاس میں پنجاب یونیورسٹی ایکٹ (ترمیمی آرڈیننس) کو واپس لینے کے مطالبے کو مسترد کر دیا۔ قرارداد گرما گرم بحث کے بعد سترہ ووٹوں کے مقابلے میں ۲۶ ووٹوں کی مخالفت سے مسترد کر دی گئی۔ اجلاس میں بارہ کے قریب ارکان نے شرکت کی۔

قرارداد میں کہا گیا تھا۔ کہ حکومت پنجاب سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ پنجاب یونیورسٹی ایکٹ (ترمیمی) آرڈیننس مجریہ ۱۹۵۴ء کو فوراً واپس لے۔ جس کے تحت ثانوی تعلیمی بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ تاوقتیکہ حکومت ثانوی تعلیم اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کے مدارس نہیں کھولتی۔ اور جب تک کہ ان مدارس میں طرز تعلیم مقرر نہیں کر لیا جاتا۔ قرارداد میں مزید کہا گیا تھا۔ کہ حکومت پنجاب ثانوی تعلیم بورڈ کے قیام کے بعد یونیورسٹی کے نقصان کو پورا کرے۔ جو اسے میٹرک۔ انٹرمیڈیٹ اور السنہ اشرقیہ کے امتحانات چھوڑنے سے ہوگا۔ کیونکہ یونیورسٹی کو انہیں ذرائع سے آمدنی ہوتی تھی

اس قرارداد پر سینیٹ کے اجلاس میں طویل بحث ہوئی اجلاس نے ایک اور قرارداد پر رائے شماری کی۔ جسے سولہ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۵ ووٹوں کی مخالفت سے مسترد کر دیا گیا۔ اس قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کمیشن کی سفارشات کے مختلف حصوں پر عمل کرنے کی بجائے تمام سفارشات پر عمل کیا جائے اور یہ عمل اس وقت کیا جائے۔ جب کہ پنجاب اسمبلی میں یہ سفارشات پیش ہو چکی ہوں۔ اور وہ بحث کرنے کے بعد انہیں منظور کرے۔

ایٹمی طاقت پر بین الاقوامی کنٹرول

نیویارک ۲۰ ؍ نومبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی جو ایٹمی قوت کو پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے پر غور کر رہی ہے۔ ایٹمی قوت پر عالمی کنٹرول کے متعلق ایک ترمیم شدہ مسودے پر متفق ہو گئی ہے جو روس کے لئے بھی قابل قبول ہے۔

الجیریا میں مارشل لا نافذ کر دیا جائیگا

پیرس ۲۰ ؍ نومبر۔ فرانسیسی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فرانس اور تونس کی حکومتوں نے شمالی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات میں حریت پسندوں کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مشترک کوششیں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں حکومتوں نے جن شرائط پر اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ وہ نہیں بتائی گئیں۔ فرانس نے تونسی حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ وہ تونس میں اصلاحات کے نفاذ سے پہلے حریت پسندوں کی سرگرمیوں کی مذمت کرے۔

الجزائر سے جو اطلاعات آئی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مارن کے پہاڑی علاقے میں فرانسیسی فوجوں کو نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ پہاڑیوں میں برف باری شروع ہو جانے کے باعث فرانسیسی فوجوں کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ الجزائر کے گورنر جنرل ایم روجر لیونارڈ فرانسیسی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے پیرس پہنچ چکے ہیں۔ خیال ہے۔ کہ وہ قوم پرستوں کے خلاف فرانسیسی اقدامات کو شدید تر کرنے کا مشورہ دیں گے۔ توقع ہے کہ وہ قبائلی علاقہ میں مارشل لا کے نفاذ کا مشورہ بھی دیں گے۔

امریکہ بھارت کو ایک کروڑ ڈالر کی امداد دیگا

نئی دہلی ۲۰ ؍ نومبر۔ امریکہ اور بھارت کی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے مطابق امریکہ بھارت کو ایک کروڑ ڈالر کی امداد دے گا۔ اس امداد سے بھارت اپنی ریلوے کے لئے سامان ڈھونے والے ڈبے تیار کرے گا۔ یہ امداد امریکہ کے ترقیاتی فنڈ برائے بھارت میں سے دی جائے گی۔ اس فنڈ کے تحت بھارت کی امداد کیلئے موجودہ مالی سال میں چھ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر مخصوص کئے گئے ہیں۔

مونٹ ایورسٹ کی بلندی

نئی دہلی ۲۰ ؍ نومبر۔ بھارتی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ حالیہ پیمائش کے مطابق دنیا کی بلند ترین چوٹی مونٹ ایورسٹ کی صحیح بلندی انتیس ہزار اٹھائیس فٹ ہے۔ اس طرح چوٹی کی بلندی پہلے اندازے سے چھبیس فٹ زیادہ ہے

جلسہ سالانہ پر الفضل کا خاص نمبر

اہل قلم اور مشتہرین اصحاب سے گذارش

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اس موقعہ پر قارئین کی خدمت میں الفضل کا ایک خاص نمبر پیش کیا جائیگا۔ اس کی خصوصیات یہ ہوں گی سرورق عمدہ۔ رنگین طباعت جس پر متعدد فوٹو بلاک ہوں گے۔

اہل قلم اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس خاص نمبر کے لئے مضامین ارسال فرمائیں۔ زیادہ سے زیادہ ۵ دسمبر تک مضامین بنام ایڈیٹر پہنچ جانے چاہئیں۔

مشتہرین کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ ابھی سے اپنے اشتہار کے لئے جگہ معین کروا لیں۔ الفضل ایک ایسا اخبار ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھا جاتا ہے۔ آپ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ (منیجر الفضل)

چاولوں کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں

حکومت پاکستان کے پاس کچھ فالتو مقدار سندھ جوشی چاولوں کی فصل سنہ ۱۹۵۳-۵۴ء برآمد کے لئے موجود ہے۔ جن لوگوں کو دلچسپی ہو وہ اپنی پیشکش مہر شدہ لفافے میں ڈپٹی سکرٹری وزارت خوراک کو بھیجیں۔ جس میں مقدار جتنی ضرورت ہو۔ اور قیمت جس پر وہ خریدنے کے لئے رضامند ہوں پاکستانی سکے میں ارسال کریں۔ پیشکش ڈپٹی سیکرٹری وزارت خوراک اور زراعت (محکمہ خوراک) کے پاس ساڑھے نو بجے صبح مورخہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۵۳ء تک پہنچ جانی چاہیئے۔ جو اسی روز دس بجے کھولی جائیں گی۔ جو لوگ پیشکش کھولنے کے وقت موجود رہنا چاہئیں۔ وہ خود یا اپنے مختار کو بھیج سکتے ہیں۔ ایک روپیہ فی ٹن کے حساب سے بنک ڈرافٹ کی صورت میں پیشکش کے ہمراہ آنا چاہیئے۔ کراس چیک قبول نہیں کئے جائیں گے۔ اگر کسی فریق کی پیشکش منظور ہو جائے۔ تو اسے دس فیصدی قیمت چاول فوراً ادا کرنا ہوگی۔ اور بقایا مال اٹھانے سے پہلے ادا کرنا ہوگا۔ مال صرف .F. O. B کی بنیاد پر اٹھایا جاسکے گا۔ چاول ۵ ہزار ٹن کے ڈھیروں کی صورت میں فروخت کئے جائیں گے۔ خریدار کو ہر پندرہ دن میں دو ہزار ٹن مال اٹھانا ہوگا۔ اور معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد سے دو مہینے کے اندر مال فروخت شدہ کی شپ منٹ (Shipment) کی تکمیل کرنی ہوگی۔

(۲) ایکسپورٹ (Export) کی اجازت کھلی ہوگی سٹیٹ بنک آف پاکستان پر انہوں چیک کرنے کا مجاز ہوگا۔ سٹیٹ بنک میں رجسٹری کرائی جائے گی۔ اور ایکسپورٹ پرائس (Export price) کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا جائے گا۔ جس قیمت پر خریدار مال کو باہر فروخت کرنا چاہتا ہے۔ وہ پیشکش کے ساتھ بیان کرنا ہوگی۔

(۳) ایسی ایکسپورٹ (Export) کے لئے کسی (Export) ترغیب یا Bortar کی اجازت نہیں ہوگی۔

محمد اسلم

Director of procurement & Distribution
Ministry of food & Agriculture
(Food Division)

ڈائرکٹر آف پروکیورمنٹ اینڈ ڈسٹری بیوشن
وزارت خوراک وزراعت حکومت پاکستان کراچی

ضرورت ہے

وکالت تجارت کے زیر انتظام مختلف جگہوں پر تجارتی کاموں کے لئے مینیجروں، سیلزمینوں اور اکونٹنٹوں کی ضرورت ہے تجربہ کار دوست حسب ذیل پتہ پر تحریر فرمائیں۔ تنخواہ انشاء اللہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ اور منافعہ میں سے حصہ بھی دیا جائے گا۔

وکیل التجارت تحریک جدید ربوہ

سندھ میں نئے مزارعین کی ضرورت

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کئی احمدی کاشتکاران جنہوں نے سلسلہ کی زمین واقع سندھ میں بطور مزارعہ کاشت شروع کی۔ خدا تعالے نے بہت جلد ان کی تنگی و غربت کو خوشحالی میں بدل دیا۔ اب پھر سندھ میں ہمارے بعض فارموں میں نئے مزارعین کی گنجائش ہے۔ جیسا کہ جماعت کو معلوم ہے۔ ہمارا رقبہ نہری ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کا زرخیز اور آباد ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے جلد بھجوائیں۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت ربوہ۔

ہاتھ سے کام کرنے کے متعلق آنحضرت صلعم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسوۂ حسنہ (بقیہ صفحہ ۵)

اور پھر اس سے سولہ کھجوریں لے کر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؐ کے ساتھ بیٹھ کر وہ کھجوریں کھائیں۔

(۴) ایک صحابی کے ہاتھ سیاہ ہو گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی وجہ دریافت فرمائی۔ تو انہوں نے کہا۔ تمام دن میں پتھروں کو توڑتا رہتا ہوں۔ اور اس سے اپنے اہل و عیال کے لئے ذریعہ معاش اختیار کرتا ہوں۔ آپؐ نے اس کے ہاتھ چوم لئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے والوں سے کس قدر محبت تھی۔

(۵) حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ ایک دن حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا کہ مجھے گھر میں سخت محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے۔ حتیٰ کہ چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ آپ کے پاس کئی غلام ہیں۔ ایک غلام مجھے عنایت کر دیں۔ تا وہ اس مشقت میں میرا ہاتھ بٹائے۔ لیکن سرور دو عالم نے اپنی اکلوتی اور محبوب بیٹی کی یہ بات سن کر جو کچھ فرمایا وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپؐ نے یہ جواب فرمایا۔ کہ میں تم کو دوں اور اہل صفہ کی آسائش کا انتظام نہ کروں؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ وہ واپس چلی گئیں۔

(۶) حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ غزوہ احد کے موقعہ پر جب مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ تو میں نے دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضؓ پانی کی مشکیں بھر بھر کر لاتی اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔

(۷) ہاتھ سے کام کرنا صرف صحابہ رضؓ تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی عار نہ تھی۔ احادیث میں اکثر روایات ملتی ہیں۔ کہ جب آپؐ گھر جایا کرتے تو گھر کے کام کاج میں امہات المومنین رضؓ کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے اپنا جوتا مرمت فرما لیتے تھے۔ پھر قومی کاموں میں بھی صحابہؓ کے ساتھ کام کرتے تھے۔ جب ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود ہاتھ سے کام کیا ہے۔ تو ہم کو ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی گریز نہیں کرنا چاہیئے۔

ان واقعات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ صحابہ کرام رضؓ نے اپنے راہبر اور ہادی سے یہی ہدایت پائی تھی۔ کہ وہ ہاتھ سے کام کریں۔ خدا تعالےٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔